بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in   محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

سریّہ قُرطاء کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ردسمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے آج ایک سریّہ کا ذکر کروں گا، جو سریّہ قُرطاء کہلاتا ہے، یہ سریّہ دس محرّم ۶ر ہجری میں ہوا اور آنحضرتؐ نے حضرت محمد بن مَسْلَمہؓ کو تیس سواروں کے ہمراہ قُرطا کی جانب بھیجا۔ اِس مہم کے لیے آپؐ اُنیس راتیں مدینہ سے باہر رہے اور اُنیتس محرّم ۶ر ہجری کو مدینہ واپس آئے۔

اِس کی تفصیل میں مختلف کتب وتواریخ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تحریر فرمایا ہے، وہ اِس طرح ہے کہ ابھی ۶ر ہجری شروع ہی ہوا تھا اور قمری سال کے پہلے مہینہ یعنی محرّم کے ابتدا ہی کی تاریخیں تھیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اہلِ نجد کی طرف سے خطرہ کی اطلاعات پہنچیں۔ یہ اندیشہ قبیلہ قُرطاء کی طرف سے تھا، جو قبیلہ بنو بکر کی ایک شاخ تھا اور نجد کے علاقہ میں بمقام ضریّہ آباد تھا، جو مدینہ سے سات یوم کی مسافت پر واقع تھا۔

حضورِ انور نے اِس کی بابت تصریح فرمائی کہ یہ وضاحت ہوگئی کہ یہ دشمن قوم تھی، مدینہ پر حملہ کرنے کی پلاننگ کر رہے تھے، اُس کے سدّباب کے لیے آنحضرتؐ نے بھیجا تھا اور وہاں بھی یہ نرمی دکھائی کہ عورتوں اور بچوں کو کچھ نہیں کہا گیا۔

اِس موقع پر ثُمامہ بن اُثال کے قیدی بننے اور اسلام قبول کرنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اِس کی تفصیل میں سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ اِس مہم یعنی سریہ قُرطا کی واپسی پر ثُمامہ بن اُثال کے قید کیے جانے کا واقعہ

پیش آیا۔ ایک دفعہ آنحضرتؐ کا ایک ایلچی اِس کے علاقہ میں گیا تو اُس نے تمام قوانینِ جنگ کو بالائے طاق رکھ کر اِس کے قتل کی سازش کی بلکہ ایک دفعہ اُس نے خود آنحضرتؐ کے قتل کا بھی ارادہ کیا۔ جب محمد بن مَسْلَمَہؓ کی پارٹی ثُمامہ کو قید کر کے لائی تو اُنہیں یہ علم نہیں تھا کہ یہ کون شخص ہے، بلکہ اُنہوں نے اِسے محض شبہ کی بنا پر قید کر لیا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ ثمامہ نے بھی کمال ہوشیاری کے ساتھ اُن پر اپنی حقیقت ظاہر نہیں ہونے دی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مَیں اسلام کے خلاف خطرناک جرائم کا مرتکب ہو چکا ہوں اور اگر اسلام کے اِن غیرت مند سپاہیوں کو یہ پتا چل گیا کہ مَیں کون ہوں تو وہ شاید مجھ پر سختی کریں یا قتل ہی کر دیں مگر خود آنحضرتؐ سے وہ بہتر سلوک کی توقع رکھتا تھا۔ چنانچہ مدینہ کی واپسی تک محمد بن مَسْلَمَہؓ کی پارٹی پر ثمامہ کی شخصیت مخفی رہی۔

مدینہ پہنچ کر جب ثُمامہ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے اُسے دیکھتے ہی پہچان لیا اور محمد بن مَسْلَمَہؓ اور اُن کے ساتھیوں سے فرمایا کہ جانتے ہو یہ کون شخص ہے؟ اُنہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، جس پر آپؐ نے اُن پر حقیقتِ حال ظاہر کی۔ اِس کے بعد آپؐ نے حسبِ عادت ثمامہ کے ساتھ نیک سلوک کیے جانے کا حکم دیا اور پھر اندرونِ خانہ تشریف لے جا کر گھر میں ارشاد فرمایا کہ جو کچھ کھانے کے لیے تیار ہو ثُمامہ کے لیے باہر بھجوا دو۔ اِس کے ساتھ ہی آپؐ نے صحابہؓ سے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ثُمامہ کو کسی دوسرے مکان میں رکھنے کی بجائے مسجدِ نبوی کے صحن میں ہی کسی ستون کے ساتھ باندھ کر قید رکھا جائے، جس سے آپؐ کی غرض یہ تھی کہ تا آپؐ کی مجالس اور مسلمانوں کی نمازیں ثُمامہ کی آنکھوں کے سامنے منعقد ہوں اور اُس کا دل اِن روحانی نظاروں سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف مائل ہو جائے۔

اُن ایّام میں آنحضرتؐ ہر روز صبح کے وقت ثمامہ کے قریب تشریف لے جاتے اور حال پوچھ کر دریافت فرماتے کہ ثُمامہ! بتاؤ اب کیا ارادہ ہے؟ ثُمامہ جواب دیتا! اے محمد! (صلی اللہ وسلم) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو آپؐ کو اِس کا حق ہے کیونکہ میرے خلاف خون کا الزام ہے لیکن اگر آپؐ احسان کریں تو آپؐ مجھے شکر گزار پائیں گے اور اگر آپؐ فدیہ لینا چاہیں تو میں فدیہ دینے کے لیے بھی تیار ہوں۔ تین دن تک یہی سوال وجواب ہوتا رہا۔ آخر تیسرے دن آنحضرتؐ نے از خود صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ ثُمامہ کو کھول کر آزاد کر دو۔ صحابہ نے فوراً آزاد کر دیا اور ثُمامہ جلدی جلدی مسجد سے نکل کر باہر چلا گیا۔ غالباً صحابہؓ یہ سمجھے ہوں گے کہ اب وہ اپنے وطن کی طرف واپس لَوٹ جائے گا مگر آنحضرتؐ سمجھ چکے تھے کہ ثُمامہ کا دل مفتوح ہو چکا ہے، اب اُس پر آنحضرتؐ کی قوتِ قدسیّہ کا اثر ہو چکا ہے

اور نتیجہ بھی یہی نکلا۔ چنانچہ وہ ایک قریب کے باغ میں گیا اور وہاں سے نہا دھو کر واپس آیا اور آتے ہی آنحضرتؐ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ اِس کے بعد اُس نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! ایک وقت تھا کہ مجھے تمام دنیا میں آپؐ کی ذات سے اور آپؐ کے دین سے اور آپؐ کے شہر سے سب سے زیادہ دشمنی تھی لیکن اب مجھے آپؐ کی ذات اور آپؐ کا دین اور آپؐ کا شہر سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

مسلمان ہونے کے باعث ثُمامہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! جب آپؐ کے آدمیوں نے مجھے قید کیا تھا تو اُس وقت مَیں خانہ کعبہ کے عُمرہ کے لیے جارہا تھا، اب مجھے کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے اِس کی اجازت مرحمت فرمائی اور دُعا کی اور ثُمامہ مکّہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر ثُمامہ نے جوشِ ایمان میں قریش کے اندر برملا تبلیغ شروع کر دی۔ قریش نے یہ نظارہ دیکھا تو اُن کی آنکھوں میں خون اُتر آیا اور انہوں نے ثُمامہ کو پکڑ کر ارادہ کیا کہ اُسے قتل کر دیں۔ مگر پھر یہ سوچ کر کہ وہ یمامہ کے علاقے کا رئیس ہے اور یمامہ کے ساتھ مکہ کے گہرے تجارتی تعلقات ہیں وہ اِس ارادہ سے باز آگئے اور ثُمامہ کو بُرا بھلا کہہ کر چھوڑ دیا مگر ثُمامہؓ کی طبیعت میں سخت جوش تھا اور قریش کے وہ مظالم جو وہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر کرتے رہے تھے وہ سب ثُمامہؓ کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ اُس نے مکّہ سے رخصت ہوتے ہوئے قریش سے کہا کہ خدا کی قسم! آئندہ یمامہ کے علاقہ سے تمہیں غلہ کا ایک دانہ نہیں آئے گا جب تک کہ رسول اللہؐ اِس کی اجازت نہ دیں گے۔

اپنے وطن میں پہنچ کر ثُمامہؓ نے واقعی مکّہ کی طرف یمامہ کے قافلوں کی آمد و رفت روک دی اور چونکہ مکّہ کی خوراک کا بڑا حصّہ یمامہ کی طرف سے آتا تھا، اِس لیے اِس تجارت کے بند ہو جانے سے قریش مکّہ سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے اور ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اُنہوں نے گھبرا کر آنحضرتؐ کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ ہمیشہ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور ہم آپؐ کے بھائی بند ہیں، ہمیں اِس مصیبت سے نجات دلائیں۔

اُس وقت قریشِ مکّہ اس قدر گھبرائے ہوئے تھے کہ اُنہوں نے صرف اِس خط پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے رئیس ابوسفیان بن حرب کو بھی آنحضرتؐ کے پاس بھجوایا، جس نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر زبانی بھی بہت آہ و پکار کی اور اپنی مصیبت کا اظہار کر کے رحم کا طالب ہوا۔ جس پر آنحضرتؐ نے ثُمامہ بن اُثال کو ہدایت بھجوادی کہ قریش کے اِن قافلوں کی جن میں اہل مکّہ کی خوراک کا سامان ہو، روک تھام، نہ کی جاوے۔ چنانچہ اِس تجارت کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا اور مکّہ والوں کو اِس مصیبت سے نجات ملی۔

حضورِ انور نے مکرم عبد اللطیف صاحب آف یوکے کی نمازِ جنازہ حاضر اور دیگر پانچ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا، جن میں دو شہید مخلصین، مکرم طیّب احمد شہید ابن مکرم منظور احمد صاحب آف

راجن پور حال راولپنڈی جن کو ایک معاندِ احمدیت نے پانچ دسمبر کو کلہاڑی کے وار کر کے شہید کر دیا تھا اور عزیزم مھند مؤیّد ابو عواد صاحب آف غزہ فلسطین بھی شامل تھے جو ایک ڈرون حملہ میں بیس سال کی عمر میں شہید ہو گئے تھے۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک صاحب سابق نائب امیر امریکہ اور مکرم شبیر احمد لودھی صاحب ابن میاں محمد شفیع صاحب اور مولوی محمد ایّوب بٹ صاحب درویش کا ذکر خیر فرمایا۔

مولوی ایوب بٹ صاحب درویش کے ذکر میں حضور انور نے فرمایا کہ ان کے خاندان میں احمدیت ان کی والدہ مکرمہ کریم بی بی صاحبہ کے ذریعہ آئی تھی۔ مرحوم کی تحریر کے مطابق آپ نے عین جوانی میں خواب میں آنحضرتؐ کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ اِس خواب کی تعبیر آپ کی والدہ صاحبہ نے یہ بتائی کہ اِن کو اللہ تعالیٰ دین کا کام کرنے کی توفیق دے گا۔ ۱۹۳۹ء میں مولوی صاحب نے اپنی زندگی وقف کر دی اور انتظامیہ کی طرف سے آپ کو ایران جانے کا حکم ہوا، وہاں پانچ سال تک خدمتِ دین بجالاتے رہے۔ اِس کے بعد کابل افغانستان جانے کا حکم ہوا، کابل جانے کے لیے کوئٹہ میں تھے تو امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کوئٹہ نے کہا کہ آپ کو قادیان بلایا گیا ہے۔ تقسیمِ ملک کا زمانہ تھا، حضرت مصلح موعودؓ ہجرت فرما کر لاہور میں مقیم تھے، جب مولوی صاحب لاہور پہنچے تو اِن کو بتایا گیا کہ قادیان جانے کے لیے یہ آخری ٹرک جارہا ہے اور اِس کے بعد شاید کوئی اور ٹرک نہ جاسکے، اِس لیے آپ قادیان چلے جائیں۔ وہاں پہنچ کر آپ کو مختلف حفاظتی مقامات پر ڈیوٹیاں دینے کا موقع ملا، پھر اِن کو حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر ہندوستان میں بطور تبلیغی معلّم جھانسی صوبہ یوپی میں بھجوادیا گیا، بڑے احسن رنگ میں وہاں انہوں نے تبلیغ کی۔

ہندوستان میں مختلف مقامات پر ان کو خدمت کی توفیق ملی اور انہوں نے اس دوران میدان عمل میں ہی ہومیو پیتھی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ ان کے ذریعہ سے بہت سے سعید الفطرت احباب کو قبول احمدیت کی توفیق بھی ملی۔ ان کے ایک بیٹے ڈاکٹر محمود احمد بٹ صاحب اور بہو ڈاکٹر منجو بٹ صاحبہ واقف زندگی ہیں انہوں نے ایک لمبا عرصہ گھانا میں خدمت کی ہے اور آجکل نور ہسپتال قادیان میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے ایک دوسرے بیٹے بھی امریکہ میں ڈاکٹر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد اور نسل کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔